AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خودکشی کے اسباب، محرکات اور تدارک–سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

Causes, Motivations, and Prevention of Suicide – A Research-Based and Analytical Study in the Light of the Seerah of the Prophet ﷺ

Dr Muhammad Manzar Ehsan
Assistant Professor, Department of Islamic studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.
Dr Habeeb Ahmad
MTS, EST, School Education Department, QAED Kasur, Pakistan.
Dr. (Hafiz) Muhammad Aslam Khan
Assistant Professor, Department of Islamic studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.

Abstract

Suicide is a grave social and psychological issue that has affected individuals and societies throughout history. Various personal, economic, social, and psychological factors contribute to this growing problem. Islam, as a complete code of life, provides comprehensive guidance on mental well-being, emotional resilience, and coping mechanisms. The Seerah of Prophet Muhammad ﷺ offers a profound and practical framework for addressing the causes of despair, hopelessness, and distress that often lead individuals toward suicide. This study aims to explore the causes and motivations behind suicide and presents preventive measures based on the teachings of the Prophet ﷺ. The research examines the psychological, economic, and societal aspects that contribute to suicidal tendencies and how the Seerah provides solutions through faith, community support, and moral guidance. Prophet Muhammad ﷺ emphasized patience, reliance on Allah, and seeking support from family and society in times of distress. His teachings encourage a sense of purpose, optimism, and spiritual fulfillment, which are crucial in preventing self-harm. By analyzing classical Islamic texts and contemporary psychological research, this study highlights the importance of integrating the Prophetic model into modern suicide prevention strategies. The findings suggest that fostering a compassionate society, strengthening family ties, and promoting mental well-being through the Prophetic approach can significantly reduce suicide rates.

***Keywords**: Suicide Causes, Mental Health, Seerah of the Prophet* ﷺ, Islamic Guidance, Suicide Prevention

تعارف موضوع

خودکشی ایک سنگین سماجی اور نفسیاتی مسئلہ ہے، جو دنیا بھر میں مختلف عوامل کی بنا پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ذاتی، معاشی، سماجی اور نفسیاتی وجوہات اس کے اسباب میں شامل ہیں۔ اسلام، جو کہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، زندگی کی قدر اور انسانی فلاح پر زور دیتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لیے ایسی رہنمائی موجود ہے جو انسان کو مایوسی، ناامیدی اور ذہنی دباؤ سے نجات دلا سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اقوال و افعال سے ثابت کیا کہ مشکلات و آزمائشیں انسانی زندگی کا حصہ ہیں، اور ان سے نمٹنے کے لیے صبر، اللہ پر بھروسہ، اور سماجی تعاون کی ضرورت ہے۔ یہ تحقیق خودکشی کے اسباب اور اس کے سدباب کے حوالے سے سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ پیش کرتی ہے۔ مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات افراد کو ذہنی سکون اور مقصدِ حیات کا شعور بخشتی ہیں، جس کے نتیجے میں وہ مایوسی اور ناامیدی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جیسے جذبات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت اس حوالے سے بہترین نمونہ ہے، جو جدید دور میں خودکشی جیسے سنگین مسئلے کے حل کے لیے نہایت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔

خودکشی کے ممکنہ مفاہیم اور وضاحتیں:

خودکشی، خود کو ہلاک کرنا، اپنے آپ کو برباد کرنا، اپنے آپ کو مارنا، ضرورت سے بڑھ کر خرچ کرنا یہ سارے الفاظ خودکشی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ گویا اپنے آپ کو جان بوجھ کر ہلاک کرنا یا ہلاکت میں ڈالنا خودکشی کہلاتا ہے۔ مختلف لغات اور انسائیکلوپیڈیاز میں خود کے مفہوم کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

Inclined to commit suicide-1   Concerning suicide-2

Self-destructive fatally-3   Disastrously Rash-4

Intentional Killing of oneself-5   Self-destruction action-6[1]

خودکشی کی ایک اور وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

1. The act of killing one self internally.
2. Ruin of one's intertwisted or prospects through one's own actions, policies.
3. A person who commits suicides.[2]

گویا خود کو جان بوجھ کر ہلاک کرنا، اپنی دلچسپیوں اور مفادات کے خاتمے کے لیے ذاتی اقدام کرنا اس ذاتی نقصان کے لیے انفرادی سطح پر کوشش کرنا وغیرہ اس زمرے میں آتا ہے۔ گویا اپنی ذات اور ذات سے متعلقہ امور کا خاتمہ کرنا خودکشی کہلاتا ہے۔ یعنی ایسا فعل جو قتل نفس اور اپنے آپ کو مارنے کے مترادف ہو خودکشی کہلاتا ہے۔ "ایک ایسا انسانی فعل جس میں مرنے والے کے ارادہ کو مکمل دخل ہوتا ہے، خودکشی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے"۔[3]

گویا اپنی ذات، وجود اور زندگی کا خاتمہ مکمل طور پر خودکشی کے زمرے میں آتا ہے، لیکن اپنی دلچسپیوں اور مفادات کو نظر انداز کرنا، ان سے عدم توجہی کا رویہ بھی کسی حد تک اس ضمن میں آتا ہے۔

اس کے علاوہ خودکشی کی ایک اور تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"خودکشی اپنے آپ کا مارنا، ضرورت سے بڑھ کر دعوت پر خرچ کرنا۔"[4]

اس سے یہ نقطہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اپنی قدرت اور اختیار سے بڑھ کر کوئی ایسا اقدام کرنا جو ذاتی نقصان پر منتج ہو اور یہ بھی دوسروں کے لیے اپنے ہاتھوں سے اپنا نقصان کرنا یا اپنے لیے تکلیف کا پہلو نکالنا گویا ایسے عوامل بھی خودکشی کے زمرے میں آئیں گے جو انسان کے اپنے ہاتھوں اپنے مفاد کے لیے مضر اور نقصان دہ ہوں اور بظاہر خودکشی وہ موت ہے جو اپنے ہاتھوں، اپنی مرضی، ارادے اور کسی حد تک منصوبہ بندی کے ساتھ کی جائے۔ بانو قدسیہ نے اپنے ایک کردار کے ذریعے خودکشی کی وضاحت یوں کی ہے۔

"دراصل خودکشی ایک Symptom ہے جو کسی معاشرے کے اندر اگر کوئی بیرومیٹر فٹ کیا جائے تو خودکشی اس کا آخری درجہ حرارت ہوگا۔ سوسائٹی کا پریشر پاگل پن کو جنم دیتا ہے۔ پاگل پن ہی خودکشی کا باعث ہے۔ اور ایسی عمر میں جب

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خودکشی سے ایک روحانی اور رومانی وابستگی پیدا ہو جاتی ہے ایسی وجوہات کا جائزہ لیا گیا۔ جن کی وجہ سے فرد خودکشی پر مائل ہوتا ہے وہ وجوہات اقتصادی، معاشرتی، شخصی، ذاتی اور جبلی ہے۔"[5]

یہاں خودکشی کی وجوہات کی ایک تکون نظر آتی ہے۔ سوسائٹی کا پریشر اور عمر کے ایک خاص حصے میں شدت جذبات کے پیشِ نظر خودکشی کے ساتھ روحانی وابستگی کے کیفیت کا پیدا ہونا ہے۔ ادیبوں میں خودکشی کی تکون اور اس سے وابستہ محرکات زیادہ نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ صرف ابتدائی زمانے کی بات نہیں۔ بلکہ ہر دور میں اور ہر سوسائٹی اور اقدام خودکشی پر مبنی اقدامات وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہا ہے۔ خودکشی کے موضوع پر پہلے پہل جس نے لکھا وہ "کوردن" ہے اس نے اس ضمن میں بہت تحقیق کی اور خودکشی کے فعل کے لیے قدیم زمانے سے ہی مستعمل ہونے والی اصلاحیات سے بحث کی۔ مثلاً "Sua mamu Code" مراد کوئی شخص اپنے ہاتھوں موت کے منہ میں چلا گیا۔ اس کے علاوہ "Sibi Morten conciser" یعنی کسی شخص نے اپنی موت خود پیدا کی اور "Vim Sibi Inferre" یعنی کسی نے خود اپنے اوپر تشدد کیا اسی طرح انگریزوں نے اس فعل کے لیے "Felo.De.se" کی اصطلاح پسند کی جس کا مطلب ہے کہ مرنے والے نے اس فعل کا جرم بھی کیا۔

انگریزی تاریخ میں خودکشی یعنی "Suicide" کا لفظ 17ویں صدی میں پہلی بار استعمال ہوا اور اس لفظ نے اتنی مقبولیت حاصل کی کہ بہت کم مدت میں زبان زد عام ہو گیا۔ درکھیم ایک اہم نام ہے جس میں خودکشی کے مفہوم، عوامل اور اس کی اقسام سے بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے ماہرین عمرانیات ونفسیات نے بھی خودکشی کے مختلف عوامل اور اقسام پر روشنی ڈالی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص خودکشی کرنا چاہتا ہے لیکن اس میں ہمت نہیں ہے تو وہ داؤدں اور شراب کا سہارا لیتا ہے ان اشیاء کا استعمال وہ اس افراد سے کرتا کہ بغیر تکلیف کے اپنے خالق سے جا ملتا ہے اور اسے الگ سے کوئی تردد نہیں کرنا پڑتا ہے۔ اسی نوعیت کی خودکشی میں وہ لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ جو معاشرے سے کٹ کر قطرہ قطرہ موت، اس کی لذت اور اندر ہی اندر اس سے ہم آہنگ کی صورت پیدا کر لیتے ہیں اور نشہ آور ادویات کے علاوہ کسی تیز دھار آلے سے خود کو ہلکی ہلکی ضربیں لگاتے رہتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق یہ لوگ اپنے اندر صبر و برداشت کا مادہ پیدا کر لیتے ہیں یہ افراد حقیقتاً خودکشی کی جامع منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اس طرح آہستہ آہستہ موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح کچھ لوگ خاموش خودکشی کرتے ہیں یعنی سگریٹ اس کثرت سے پیتے ہیں کہ خود موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔

خودکشی کے اسباب:

خودکشی، بزدلی اور کم ہمتی کا نام ہے۔ یہ کمزور اور مایوس لوگوں کے لیے زندگی کے مسائل و مشکلات، آزمائشوں اور ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کرنے کا ایک غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی طریقہ ہے۔ بدقسمتی سے اس وقت پوری دنیا کے محروم القسمت لوگوں میں اپنی ذمہ داریوں سے بے اعتنائی اور ایمان سے محرومی یا کمزوری کے باعث خودکشی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ عام مفہوم میں خودکشی کا مطلب اپنی زندگی کو اپنے ہی ہاتھوں سے ختم کرنا لیا جاتا ہے۔

خودکشی بہت سی وجوہات کی بنا پر کی جاسکتی ہے جن میں ڈپریشن، شرمندگی کا احساس، گناہ گار ہونے کا احساس، مایوسی، جسمانی اذیت، ذہنی دباؤ، بے قراری یا بہت سی ایسی وجوہات کی بنا پر خودکشی کی جاتی ہے جن کی خواہش نہیں کی جاسکتی مگر وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مطابق ہر چالیس سیکنڈ کے بعد ایک شخص دنیا میں خودکشی کرتا ہے۔ اس طرح خودکشی کا مسئلہ دنیا کا ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر سامنے آرہا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً دو کروڑ کے قریب لوگ ہر سال خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو کسی بھی مذہب میں خودکشی کے عمل کو جائز قرار نہیں دیا جاتا تاہم مذاہب میں شہادت کا تصور موجود ہے جس کا جواز بہت مختلف ہے۔ جاپان میں شہادت کی بجائے Sepukku کی گنجائش ہے یعنی ایک ایسی موت جو سیمورائے اپنے لیے منتخب کرتے تھے جس میں اپنے پیٹ کی تلوار کی دھار سے اس طرح چیرا جاتا تھا کہ فوری موت واقع ہو۔

20ویں صدی میں خودکشی کو بطور احتجاج کے بھی اپنایا گیا اس کے علاوہ مختلف مقاصد کے لیے خودکش بم دھماکے بھی شامل ہیں جن کو بھی اس زمرے سے باہر نہیں کیا جاسکتا۔ "ستی" بھی خودکشی کا ایک عمل ہے جس میں خاوند کے مرنے کے بعد بیوی اپنے آپ کو آگ میں جلا لیتی ہے۔ طبی طور پر مرنے کے اختیار کو استعمال کرنے کا عمل ابھی التواء میں ہے جس پر دنیا نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

جدید طبی نقطۂ نظر کے مطابق خودکشی کی سب سے بڑی وجہ ذہنی بیماری ہے جو بہت سے ایسے نفسیاتی عوامل کے ساتھ جُڑی ہوتی ہے جس کے ذریعے ایک انسان اپنے ڈپریشن، خوف، دکھوں یا ذہنی پریشانی پر قابو پانے کا اہل نہیں ہوتا۔ خودکشی کو ذہن کے ایسے فریم میں ڈھال کے دیکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایک شخص خودکشی کرنے کے عمل سے ملتی جلتی کوشش کرتا ہے اور خودکشی نہیں کرپاتا تو ایسے عمل کو خودکشی کی کوشش کہتے ہیں یعنی اذیت پرست ہو جانا۔ امریکہ میں ایک سروے کے مطابق 75 سال سے زیادہ عمر کے افراد میں خودکشی کے واقعات زیادہ پائے جاتے ہیں اکثر ان مرد حضرات میں موسم بہار اور گرمیوں میں خودکشی کا زیادہ رجحان پایا جاتا ہے۔ خودکشی کے کچھ واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں ایک انسان دوسروں کو قتل کرنے کے ساتھ ہی اپنے آپ کو بھی قتل کرلیتا ہے ایسے قتل کو بھی خودکشی کہا جاسکتا ہے اس کی مختلف قسمیں ہوسکتی ہیں۔

- دوسروں کو قتل کرنے کے لیے خودکشی کرنا، جیسے خودکش بم دھماکوں میں ہوتا ہے۔
- کسی شخص یا اشخاص کو قتل کرنے کے بعد اپنے آپ کو قتل کرنا تاکہ سزا سے بچا جاسکے۔
- دوسروں کو قتل کرنے کے بعد احساس شرمندگی یا احساس گناہ گاری سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو مارنا۔
- خودکشی اور قتل کرنے کے ملے جلے مقاصد کے ساتھ۔
- ایک شخص کا اہم مقصد خودکشی ہوتا ہے۔ تاہم اپنے بچوں کو لاوارث چھوڑنے کے خوف اور ڈپریشن سے بچنے کے لیے پہلے انہیں قتل کرنا اور بعد میں خود قتل ہو جانا۔
- دوسروں سے انتقام لینے کے لیے پہلے دوسروں کو گولی مارنا اور بعد میں اپنے آپ کو قتل کرلینا۔

تاہم کسی بھی شخص کو قتل کرنے کے بعد اپنے آپ کو قتل کرنا بھی جرم کے زمرے میں آتا ہے اور اس قسم کا عمل ایسا شخص کرتا ہے جو دوسرے شخص نالاں ہونے کے بعد احساس محرومی کا شکار ہو جائے۔ ایسا شخص دنیا کو ایک ایسی خوف ناک اور مایوس کن جگہ سمجھتا ہے جو ایسے لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے جس میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس قسم کی فکر کے لیے ایمر جنسی کے طور پر طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے خودکشی کے عمل کرنے سے پہلے مداخلت ضروری ہوتی ہے۔ چونکہ اکثر خودکشی سے پہلے کا جرم نتائج کے بغیر ہوتا ہے اور اس کا ادراک کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں مداخلت کرنا اور ایسے شخص کو طبی امداد فراہم کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

پاکستان میں خودکشی کی شرح:

خودکشی کرنے والوں میں سے ایک تہائی کا تعلق کم آمدن والے طبقے سے ہوتا ہے امیر ممالک میں خودکشی سے مرنے والوں کی اموات خواتین کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہوتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق آتشی اسلحے اور زہریلے کیمیائی مواد تک رسائی کو کم کرنے سے خودکشی کے واقعات میں کمی ہوگئی اور خودکشی کی روک تھام کے لیے قومی سطح پر حکمت عملی کی ترتیب سے فرق پڑا۔ لیکن ایسی حکمت عملی بہت کم استعمال کی گئی۔ عالمی ادارہ صحت کے سربراہ ڈاکٹر مارگریٹ جان نے کہا کہ یہ رپورٹ صحت عامہ کے لیے ایک بہت بڑے مسئلے سے نمٹنے کے لیے اقدامات اٹھانے کی بات کی گئی ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں معاشرے کے اکثر لوگ بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ دماغی صحت کے مسائل سے جڑے معاشرتی داغ کی وجہ سے لوگ ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتے جس کی وجہ سے وہ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

"پاکستان میں 2015ء میں خودکشیوں کی تعداد یا شرح 716 فی ایک لاکھ افراد تھی۔ 2016ء میں خودکشیوں کی اموات کی شرح 562 فی ایک لاکھ افراد تھی۔ 2017ء میں شرح 616 فی ایک لاکھ افراد تھی"۔[6]

سابقہ اعداد و شمار کا اندازہ لگانے سے ہم پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پاکستان میں 2000ء میں خودکشی کی شرح 2.6 تھی جبکہ 2005ء میں خودکشی یہ شرح 2.3 تھی اور 2010ء میں یہ شرح 2.1 تھی۔ اسی طرح 2015ء میں بھی یہ شرح 2.1 تھی ذیل میں سٹیٹسٹک چارٹ کے ذریعے اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔[7]

پاکستان میں سابقہ دس سالوں کی خودکشی کا ریکارڈ:

صوبہ پنجاب	16727
صوبہ سندھ	11376
صوبہ بلوچستان	942
صوبہ خیبر پختونخواہ	2304

Suicide rate per 100000 peoples

پاکستان میں خودکشی شرح 2000ء سے لے 2015ء تک

سال	اموات
2000ء	2600
2005ء	2300
2010ء	2100
2015ء	2100[8]

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خودکشی کی انٹرنیشنل رپورٹ:

عالمی ادارہ صحت "WHO" کا کہنا ہے کہ دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں ایک شخص خودکشی کر رہا ہے اور یہ تعداد کسی بھی جنگ یا قدرتی آفت میں مرنے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اقوام متحدہ کی جانب سے دنیا بھر میں خودکشیوں کے حوالے سے مرتب کی گئی پہلی رپورٹ میں ان اموات کا ذمہ دار میڈیا کو قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں خودکشی کرنے والے زیادہ تر افراد کی عمر 50 سال یا اس سے زائد ہوتی ہے تاہم کچھ ملکوں میں نوجوانوں میں بھی اپنی جان لینے کا رجحان دیکھا گیا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا بھر میں 15 سال سے 29 سال کے درمیان مرنے والوں کی دوسری بڑی وجہ خودکشی ہے۔ پاکستان میں یہ شرح نسبتاً کم ہے جہاں ایک لاکھ افراد میں سے سالانہ 9.3 افراد خودکشی کرتے ہیں اس میں خواتین کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ہندوستان، شمالی کوریا، انڈونیشیا اور نیپال سمیت جنوب مشرقی ایشیاء میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد سالانہ اموات کا تین چوتھائی حصہ بنتی ہے۔ دنیا کے 25 ملکوں خصوصاً افریقہ، جنوبی امریکہ اور ایشیاء میں خودکشی یا اقدام خودکشی ایک جرم تصور کیا جاتا ہے۔

"خودکشی کے حوالے سے دنیا میں سب سے بدترین مقام گیانا ہے جہاں ایک لاکھ میں 44.2 افراد خودکشی کرتے ہیں اس کے بعد شمال اور جنوبی کوریا میں یہ تعداد بالترتیب 38.5 اور 28.9 ہے۔ اور اس کے بعد سری لنکا میں 28.8 ہندوستان میں 21.1 اور جنوبی سوڈان میں 19.8 اس کے بعد یوگنڈا 19.5، جاپان 18.5 اور روس میں 18.3 ہے۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد 2020 تک خودکشی کے تناسب کو کم کر کے دس فیصد تک پہنچانا ہے۔[9]

خودکشی کی بین الاقوامی شرح:

جہاں تک خودکشی کی شرح کا تعلق ہے، بین الاقوامی سطح پر یہ کسی مقررشدہ ضابطے اور قاعدے کی حد میں نہیں آتی۔ کیونکہ مختلف ادوار میں مختلف ممالک اور مختلف اقوام میں مخصوص سماجی اور معاشی صورت حال میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہا ہے جس کے باعث اِس ضمن میں ایک واضح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ مردوں میں عمر کے ساتھ خودکشی کی شرح بڑھتی جاتی ہے لیکن عورتوں میں پچیس برس کی عمر کے بعد خودکشی کا رُجحان کم ہوتا جاتا ہے (لیکن یہ کوئی حتمی بات نہیں)۔ لیکن اس میں حقیقت کا پہلو موجود ہے اور یہ بھی کہ عورتوں کے مقابلے میں مرد اور حبشیوں کے مقابلے میں سفید فام لوگ زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں۔

> Male Suicide rates are higher than females in all age groups... In other western countries, males are also much more likely to die by Suicide than females.[10]

جاپان کے حوالے سے خودکشی کا اپنا ایک مخصوص حوالہ ہے۔

> جاپان میں خودکشی کو ایک مقدس اور بہادرانہ فعل سمجھا جاتا تھا اور لوگ ذرا ذرا سی بات (ہتک عزت، کاروبار میں نقصان، عشق میں ناکامی) پر اپنے آپ کو ہلاک کر دیتے تھے۔ لیکن اب یہاں خودکشی کی وارداتیں کم ہو گئی ہیں۔ اور ٹوکیوں یونیورسٹی کے پروفیسر کینجی تامورا کے فراہم کردہ

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اعداد و شمار کے بموجب اب یہ ملک اِس معاملے میں دسویں نمبر پر ہے۔اِس کا سبب پروفیسر تامورا کے بقول صنعتی ترقی اور پرانی اقدار کی تبدیلی ہے۔[11]

جاپانی زبان میں خودکشی کو ہراکری کہتے ہیں۔جاپان کے علاوہ قدیم یونان، مصر، روم، ایران اور بھارت وغیرہ جیسے ممالک میں بہت دیر اِس کا رواج رہاہے۔لیکن مختلف ادوار میں خودکشی کی بنیاد مختلف مفروضوں پر رکھی جاتی رہی ہے۔اِن میں مذہبی، طبی، معاشی اور اخلاقی اقدار سے متعلق بہت سے عوامل شامل رہے۔"1967ء میں خودکشی کی سب سے زیادہ وارداتیں شمالی یورپ کے ملک آسٹریا میں ہوئیں۔اس سال یہاں 1818 لوگوں نے خودکشی کی۔سویڈن کا نمبر دوسرا اور امریکہ کا تیسرا رہا"۔جبکہ 1960ء تک کے ایک اندازے کے مطابق "صرف امریکہ میں خودکشی کرنے والوں کی سالانہ تعداد 2740 ہے"۔امریکہ کے حوالے سے جدید ترین اندازہ یہ ہے۔[12]

The suicide rate in the U.S.A is 0.02% per annum formales, and 0.005% per annum for females.[13]

جبکہ طالب علموں کے حوالے سے ایک مجموعی اندازہ یہ ہے۔

> Each year, almost one-half million students attempt suicide. The majority who attempt suicide do not receive medical or mental health care....This places them at risk for making another attempt. Approximately 5,000 students ages fifteen to twenty four commit suicide each year (National Center for Health Statistics, 1993) The number is probably even higher because many suicides go unreported.[14]

ایک اور اندازے کے مطابق

> A recent report by the World Health Organization (WHO) states that nearly a million people take their own lives every year... WHO figures show a suicide takes place some where in the world every 40 seconds. The numbers are highest in Europe, Baltic States where around 40 people per 100.000 die by suicide each year.[15]

آج کل خودکشی کا تناسب غیر واضح ہے۔اِس کی شماریات کو حتمی شکل نہیں دی جاسکتی۔لیکن اِس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ خودکشی کا تناسب رومن کیتھولک سوسائٹیز میں عموماً کم پایا جاتا ہے۔یہ پروٹسٹنٹ کے مقابلے میں شاید اِس وجہ سے بھی کم ہو کہ پروٹسٹنٹ کے مقابلے میں کیتھولک خودکشی کے تناسب کو چھپاتے ہیں۔کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ سرکاری سطح پر پچھلی صدی میں مغربی اقوام میں خودکشی کے رُجحانات کا تناسب اس لیے بھی بڑھا ہے کہ خودکشی کے طریقہ کار کو جاننے کے طریقے بہتر اور مؤثر ہوئے ہیں اور خودکشی کرنے کا جو دھبہ کسی قوم پر آسکتا ہے، اُسے کم رکھنے کی کوشش ہوئی ہے۔

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

1838ء کے دور میں جینی آسکرال کے تجربات کے مطابق خودکشی کے واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں بآسانی حادثات کا نام دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اِن میں درپیش حالات کے تحت وجہ موت کا تلاش کرنا خاصا دُشوار ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی عورت خواب آور گولیاں کھانے کی عادی ہے تو خودکشی کرنے کے لیے جائز مقدار سے زائد کھائی گولیوں کا اندازہ کرنا مشکل ہوگا۔ پس اِن حالات میں اعداد و شمار مشکوک ہوسکتے ہیں۔[16]

دنیا میں خودکشی کے اسباب و محرکات:

دنیا میں غربت اور بے روزگاری کی شرح میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ ہماری تقریباً 85 فیصد آبادی غربت کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ پاکستان کی سماجی، اقتصادی اور صحت کے متعلق بڑھتے ہوئے مسائل کے پیشِ نظر خودکشی کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ بے روزگاری اور غربت کی ابتر صورت حال کے باعث حالات انتہاتک پہنچ گئے ہیں کہ اگر فوری طور پر ان واقعات کی روک تھام کے لیے عملی طور پر اقدامات نہ کیے گئے تو حالات کی سنگینی کو کنٹرول کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔ خودکشی کے بہت سے اسباب ہیں ذیل میں کچھ کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

1۔ احساس کمتری:

بعض رشتوں کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ دکھاوے کو ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے۔ ہم دوسروں کے بچوں کو اپنے بچوں پر ترجیح دیتے ہیں یا اپنے بچوں کے سامنے دوسروں کے بچوں کی تعریف کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے بچے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور آخرکار وہ اس بوجھ کو برداشت نہ کرتے ہوئے خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کی مناسب دیکھ بھال کی جائے نیز ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے تاکہ وہ احساس کمتری سے بچ سکیں۔

2۔ اچھے کالج میں داخلہ نہ ملنا:

بعض بچوں کے والدین ان کی تعلیم کو لے کر حد سے زیادہ سنجیدہ ہو جاتے ہیں عموماً میٹرک کے بعد ان کی کوشش ہوتی ہے کہ بچہ کسی اچھے کالج میں داخل ہو جائے۔ اگر بچہ ایسے کالج میں ناکام ہو جائے تو والدین نادانی میں بچے کو طنز و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں جس سے بچے کی شخصیت مسخ ہو جاتی ہے۔ اور وہ تنہائی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ وجہ بچوں کو خودکشی پر مجبور کرتی ہے۔

3۔ رشتوں کی ناچاقی و اختلافات:

خودکشی کی وجوہات میں سے یہ وجہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ زیادہ تر خودکشیاں اسی وجہ سے ہوتی ہیں اس لیے کہ ہر گھر کے اندر کوئی نہ کوئی جھگڑا ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً میاں بیوی کا آپس میں جھگڑا، بھائیوں کا آپس میں جھگڑنا، ماں باپ اور اولاد کا کسی نہ کسی بات پر جھگڑنا ان میں سے کئی جھگڑے تو ایسے ہوتے ہیں جو کہ کسی نہ کسی آدمی کے لیے جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ اکثر باتیں ایسی ہوتی ہیں جو انسان کے دل و دماغ میں اتر جاتی ہیں۔ اور وہ بات بار بار اس کے دماغ میں گھومتی رہتی ہے جس کی وجہ سے وہ ذہنی ٹینشن کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور انسان خودکشی کرنے پر اتر آتا ہے۔ اور آخرکار اپنی اس ذہنی ٹینشن کی وجہ سے خودکشی کر لیتا ہے۔

4۔ قرضوں کا بوجھ:

قرضوں کے بوجھ تلے دب جانا بھی انسان کے لیے جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ مسلسل قرضوں کی وجہ سے انسان خودکشی پر مجبور ہو جاتا ہے لوگ کوئی کاروبار کرنے یا گھر بنانے یا کسی اور مقصد کے لیے بینکوں سے یا قرضہ دینے والے اداروں سے قرضہ لیتے ہیں لیکن اس پر سود در سود کے بوجھ کی

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وجہ سے اتار نہیں پاتے ساری عمر کام کرنے کے باوجود بھی قرضے کا بوجھ ہلکا نہیں ہوتا اور وہ اس سوچ سے ذہنی مریض بن جاتے ہیں اور کوئی غلط کام کر لیتے ہیں یا پھر خودکشی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ سود پر قرضہ لینے والے ساری زندگی اصل رقم تو کیا سود کی رقم بھی اتارنے سے قاصر رہتے ہیں اس وجہ سے وہ وقتی چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے خودکشی کر لیتے ہیں۔

5۔ بیماریوں اور مصیبتوں سے تنگ آنا:

خودکشی کی وجوہات میں سے یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے کہ انسان اپنی بیماریوں سے تنگ آکر اپنے ہاتھوں اپنی زندگی برباد کر لے کیونکہ دنیا میں ہر شخص کو کبھی نہ کبھی بیماریوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انسان کسی نہ کسی وجہ سے مصیبت کا شکار ہو سکتا ہے کیونکہ عروج و زوال انسانی زندگی کا خاصا ہے اور یہ قدرت کا نظام ہے کہ کبھی اچھے دن تو کبھی بُرے دن۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی مصیبت میں گرِ جاتا ہے اور وہ اس مصیبت سے نکلنے کی سوچ بچار کرنے کی بجائے پریشان ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پریشانی یا تو اسے پاگل پن کی دہلیز پر پہنچا دیتی ہے اور یا پھر وہ کو دکشی کر لیتا ہے۔ دوسری وجہ بیماری ہے کیونکہ بیماری اور شفاء انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں۔ تو کچھ لوگ ایسی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں کہ ہر جگہ علاج کروانے کے باوجود بھی صحت یابی نہیں ہوتی تو وہ شخص خود کو ہلاک کر لیتا ہے۔

6۔ کاروباری پریشانیاں:

کاروباری پریشانی بھی خودکشی کی ایک وجہ ہے کیونکہ ہر انسان اپنے بہتر مستقبل یا اپنی فیملی کی سہولیات کے لیے اور اپنا گزر بسر کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی کاروبار ضرور کرتا ہے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو دو وقت کی روٹی حاصل کرنے کے لیے بھی مشکل سے کام ملتا ہے اور کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جو کام تو کرتے ہیں لیکن ان پر اتنا بوجھ ہوتا ہے کہ اس کاروبار سے حاصل شدہ آمدنی سے ان کا گزر بسر نہیں ہوتا۔ جبکہ کچھ لوگ وہ ہوتے جو اپنے کاروبار پر حد سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور دولت کے حصول کے لیے یا تو وہ اپنی جائیداد بیچتے ہیں یا پھر قرضہ لیتے ہیں لیکن سخت محنت کے باوجود بھی جب ان کا کاروبار نہیں چلتا اور مسلسل نقصان ہوتا ہے۔ ادھر سے قرض خواہ بھی اسے تنگ کرتے ہیں تو ان وجوہات کی بناپر وہ بندہ ذہنی مریض بنتا جاتا ہے اور آخر کار خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

7۔ پسندیدہ شادی کا نہ ہونا:

خودکشی کی وجوہات میں سے ایک بہت بڑی وجہ ہے کہ انسان کی پسند کی شادی نہ ہو اور وہ خودکشی کر لے آج کل سوشل میڈیا کا زمانہ ہے اور دنیا ایک گلوبل ویلج بنی ہوئی ہے لہٰذا ترقی کے اس دور میں یہ بات عام ہے کہ شادی کے لیے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو پسند کر لیتے ہیں لیکن کسی وجہ سے والدین یہ شادی کرنے پر رضامند نہیں ہوتے۔ اور بعض اوقات والدین اپنی مرضی سے لڑکے اور لڑکی کی شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن لڑکا اور لڑکی رضامند نہیں ہوتے کیونکہ لڑکا کسی اور جگہ شادی کرنا چاہتا ہے جبکہ لڑکی کسی اور کو پسند کرتی ہے۔ لیکن والدین کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر شادی کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ جب سارے حربے ناکام ہو جاتے ہیں تو وہ آخری سہارا خودکشی کو سمجھتے ہیں اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کا ارتکاب کر دیتے ہیں۔

8۔ امتحان میں ناکامی:

امتحان میں ناکامی بھی خودکشی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے جو کچھ طالب علموں میں پائی جاتی ہے کیونکہ طالب علم سارا سال پڑھتا ہے اور جب وہ امتحان دیتا ہے تو اس کا رزلٹ اس کے مقرر کردہ اہداف کے مطابق نہیں ہوتا یا پھر وہ امتحان میں بُری طرح ناکام ہو جاتا ہے۔ اور شرمندگی محسوس کرتا

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہے۔ یا پھر ایسا ہوتا ہے کہ والدین کی ڈانٹ ڈپٹ کے ڈر سے اور رشتے داروں اور جاننے والوں کے طعنوں سے تنگ آجاتا ہے اور اپنی کم عقلی کی وجہ سے خودکشی کر لیتا ہے۔

9۔ مہنگائی کا بہت زیادہ ہونا:

دنیا میں رہنے والا ہر شخص اپنا پیٹ پالنے کے لیے کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتا ہے جس کی بنا پر وہ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی کفالت کرتا ہے لیکن کئی ممالک ایسے ہیں کہ ان کی معیشت بہت کمزور ہے اور مہنگائی آسمان سے باتیں کرنے والی چنانچہ اس مہنگائی کی وجہ سے ان کا گزر بسر مشکل ہوتا ہے کچھ خاندان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا کمانے والا ایک ہوتا ہے یا پھر کوئی بھی نہیں ہوتا اور وسائل بہت محدود ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا پیٹ بھرنا مشکل ہو جاتا ہے چنانچہ وہ تنگ آکر خودکشی کر لیتے ہیں۔

10۔ حقوق کی پامالی:

معاشرے میں انسانی حقوق کی پامالی بھی خودکشی کی ایک اہم وجہ ہے۔ معاشرے میں اگر فرد کو اُس کے حقوق نہ ملیں اور نہ ہی اُسے عدل و انصاف ملے تو وہ مایوس ہو کر اپنی زندگی ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

خودکشی حرام فعل:

خودکشی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ایک فعل حرام ہے اس کا مرتکب اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور جہنمی ہے قرآن وحدیث کے دلائل پر بحث قبل آیئے دیکھتے ہیں کہ اسلام نے اسے اتنا بڑا جرم کیوں قرار دیا۔

درحقیقت انسان کا اپنا جسم اور زندگی اس کی ذاتی ملکیت اور کسبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عظیم نعمت ہے جو بقیہ تمام نعمتوں کے لیے اساس کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے اسلام نے جسم و جان کے تحفظ کا حکم دیتے ہوئے تمام افراد معاشرہ کو اس امر کا پابند بنایا ہے کہ وہ بہر صورت زندگی کی حفاظت کریں۔ اسلام نے ان اسباب اور موانعات کے تدارک پر مبنی تعلیمات بھی اس لیے دی ہیں تاکہ انسانی زندگی پوری حفاظت و توانائی کے ساتھ کارخانہ قدرت کے لیے کارآمد رہے یہی وجہ ہے اسلام نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔ اسلام کسی انسان کو خود اپنی جان تلف کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خودکشی کی ممانعت:

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ زندگی اور موت کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جس طرح کسی دوسرے شخص کو موت کے گھاٹ اتارنا پوری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح اپنی زندگی کو ختم کرنا یا اسے بلاوجہ ہلاکت میں ڈالنا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ فعل ہے۔

اسلام کا تصورِ حیات و موت دیگر تمام مکاتب فکر سے جدا ہے۔

انسانی وجود اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اللہ تعالیٰ مطلق العنان ہے وہ جسدِ خاکی انسان کو بطور امانت سونپتا ہے۔ نہ انسان کو خود اپنی مرضی سے آنے کا اختیار ہے اور نہ ہی خود کو تلف کرنے کا حق حاصل ہے۔ ان دونوں معاملات میں وہ مشیت باری تعالیٰ کا پابند ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین"۔[17]

ترجمہ: اور اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور صاحبان احسان بنو بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

امام بغوی نے سورۃ النسا کی آیت نمبر 30 کی تفسیر کے ذیل میں سورۃ بقرہ کی مذکورہ آیت نمبر 195 بیان کر کے لکھا ہے۔

"وقیل ار ادبہ قتل المسلم نفسہ"18

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد کسی مسلمان کا خودکشی کرنا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"ولا تقتلوا انفسکم ط ان اللہ کان بکم رحیماً ومن یفعل ذلک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ ناراط وکان ذلک علی اللہ یسیرا۔"19

اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ اور جو کوئی تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا تو ہم عنقریب اس سے آگ میں ڈال دیں گے اور یہ اللہ پر بالکل آسان ہے۔

امام فخر الدین رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

"اور اپنی جانوں کو مت ہلاک کرو) یہ آیت مبارکہ کسی شخص کو ناحق قتل کرنے اور خودکشی کرنے کی ممانعت پر دلیل شرعی کا حکم رکھتی ہے۔"20

احادیث مبارکہ میں بھی خودکشی کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا۔ 21

"تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے۔"

قرضوں کے بوجھ سے نجات کے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور احادیث میں وضاحت ملتی ہے کہ قرض دار کو مہلت دو اور اُس سے درگزر کرو اگر وہ مفلس ہے۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے درخت پر پھل خریدے وہ پھل قدرتی آفت سے تلف ہوگئے اور اس پر قرض زیادہ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر صدقہ کرو سو لوگوں نے اس پر صدقہ کیا صدقہ کی وہ رقم اس کے قرض کے برابر نہ پہنچ سکی رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا جو تم کو مل گیا ہے وہ لے لو اس کے علاوہ رقم پر تمہارا حق نہیں ہے۔22

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس حدیث میں فرمایا ہے کہ تمہارا بھائی مفلس اور تنگ دست ہے اس لیے اس سے مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے تاوقتیکہ یہ خوش حال اور قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہو جائے ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو یوم قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے۔ وہ کسی مفلس کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔23

کسی نیک کام کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے نجات ہو جائے اور آج کل کے زمانے میں ایک شخص اپنی زندگی سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے اور اگر اُس کو قرض ادا کرنے میں مہلت مل جائے تو وہ اپنے قرض سے آسانی کے ساتھ نجات حاصل کر سکتا ہے اور ایک انسان کی زندگی بھی بچ سکتی ہے رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کو یہ فرماتے تھے کہ قرض داروں کا پورا قرض معاف فرمانے کا کہتے یا اس کا کچھ حصہ معاف کرنے کو کہتے تاکہ وہ ذہنی طور پر نارمل ہو کر کاروبار کر سکے۔

(وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ، 24

غربت:

بعض لوگ غربت کی وجہ سے خودکشی کرتے ہیں مسلسل غربت اور مفلسی کی وجہ سے اُن کی زندگی پریشانی دُکھوں اور مصائب سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ تنگ آکر خودکشی کر لیتے ہیں۔ قرآن و حدیث اور سیرت رسول ﷺ سے یہ ہمیں یہ رہنمائی اور حل ملتا ہے کہ معاشرے کے امیر

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

لوگ جو ہیں وہ اس طرح کے غریب لوگوں کا خاص خیال رکھیں اور اُن کو اپنے مال میں سے حصہ دار بنائیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے صدقہ و خیرات کی ترغیب دی ہے۔ صدقہ و خیرات کی فضیلت اور اس کے اجر و ثواب بیان کیا ہے کیونکہ صدقہ و خیرات کی فضیلت اور اس کے اجر وثواب بیان کیاہے کیونکہ صدقہ وخیرات کرنے سے دولت معاشہ میں گردش کرتی رہتی ہے غرباء اور فقرا کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں ملک ملت کی بقاء میں صدقہ و خیرات کا بہت بڑا دخل ہے۔ اب وہ لوگ جو امیر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی دولت / مال میں غرباء کا حق رکھا ہے اُن کو چاہیے کہ وہ اُن لوگوں کو تلاش کر کے اُن کی مالی امداد کریں اور اُن کی کوئی کاروبار کرنے میں کریں تاکہ وہ دل برداشتہ ہو کر خودکشی جیسے عمل سے نہ گزریں اور اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے مزید پریشانیاں نہ بڑھائیں۔ اگر معاشرے کے امیر لوگ فقراءِ زکوٰۃ اور صدقات سے مدد نہ کریں تو بسا اوقات یہ خطرہ پیش آسکتا ہے کہ فقراء بھوک افلاس اور اپنی ضروریات سے تنگ آکر جرائم کے راستہ پر چل پڑیں۔ اُن سے ایک جرم کا راستہ خودکشی بھی ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعہ سے اُس شخص کی غربت کا خاتمہ کر کے اُس کی خودکشی والی بغاوت کا سدِباب کیا جاسکتا ہے۔

خودکشی کا تدارک سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں

مسلمانوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہو تو ان پر حسب ذیل امور کی رعایت کرنا لازم ہے۔

اسلام اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے کی تلقین بھی کرتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اپنے معاشرے میں جہاں ہم رہتے ہیں وہاں رہنے والے لوگوں کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے تاکہ اگر کوئی مسلمان بھائی پریشانی، دکھ و تکلیف میں ہے تو اُس کی مدد کی جاسکے اور وہ انتہائی قدم نہ اُٹھائے اور مصائب کی وجہ خودکشی نہ کرے۔

مسلمانوں کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ ان پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے وہ ان کی تقدیر میں لکھی ہوئی تھی اور ان سے ٹل نہیں سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ[25]

ہر مصیبت جو زمین میں اور تمہاری جانوں میں پہنچتی ہے وہ ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے، اس سے پہلے کہ ہم اس مصیبت کو پیدا کریں، بے شک یہ اللہ پر بہت ہی آسان ہے یہ اس لیے ہے کہ جو چیز تمہارے پاس سے جاتی رہے تم اس پر غم نہ کرو اور جو کچھ اللہ نے تمھیں دیا ہے اس پر تم اترایا نہ کرو۔

سو مسلمان کو اللہ کی تقدیر پر راضی اور مطمئن رہنا چاہیے، وہ زبان سے اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرے نہ دل میں اللہ عزوجل سے کوئی شکایت کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ مالک علی الاطلاق ہے اور وہ اپنے ملک میں جو چاہے کرے کسی کو اس پر اعتراض یا شکایت کا کوئی حق نہیں ہے، اور وہ حکیم مطلق ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں اور اس کا کوئی فعل عبث اور باطل نہیں۔ اگر وہ اس کو اس مصیبت، تکلیف یا مرض پر باقی رکھے تو یہ اس کا عدل ہے اور اگر وہ اس سے اس مصیبت یا آفت کو پتا حائل کردے تو یہ اس کا فضل ہے اور بندے پر لازم ہے کہ وہ اس مصیبت پر صبر کرے اور رنج اور قلق کے اظہار کو ترک کردے۔

بندہ کو اس مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بہت اجر عطا فرماتا ہے:

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ۔[26]

اور ہم تم کو ضرور کچھ ڈر اور بھوک اور مال اور جان کے نقصان اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیجئے o کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں o یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی جانب سے صلوات (ثنا اور تحسین) اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ۔[27]

اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

نیز بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے دل میں یہ سوچے کہ اس پر جو مصیبت آئی ہے وہ اس کے کسی گناہ کا نتیجہ ہے۔ سو اسے اس گناہ پر توبہ کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ۔[28]

اور تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھ کی کمائی کی وجہ سے پہنچتی ہے اور (تمہاری) بہت سی خطاؤں کو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔

جب کسی مسلمان بندے پر مصیبت آئے تو اس کو اس مصیبت سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ یہ سوچ کر خوش ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس مرض، آفت یا مصیبت کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو کوئی کانٹا چبھے یا اس سے کوئی تکلیف ہو تو اللہ اس تکلیف کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔[28]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے خواہ وہ تھکاوٹ ہو، غم ہو یا قرض یا بیماری ہو حتیٰ کہ کوئی فکر ہو جس کی وجہ سے وہ پریشان ہو رہا ہو، تو اللہ اس مصیبت کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔[29]

جب مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ وہ اس سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ[30]

اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اللہ عزوجل اس کو پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے، اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔[31]

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی وہ دعا پوری کر دیتا ہے، یا اس دعا کی مقدار کے برابر اس سے کوئی مصیبت دور کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ اللہ سے کسی گناہ کا سوال نہ کرے یا قطع رحم کا سوال نہ کرے، مسلمانوں میں سے ایک شخص وہ ہے جو تو ہم دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ بہت زیادہ دعا قبول فرمانے والا ہے۔[32]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے: اے لوگوں کے رب! اس مصیبت کو دور کر دے، اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے، ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔[33]

جب کسی مسلمان پر کوئی افتاد پڑے اور وہ اپنی مصیبت کو دور کرنے کی دعا کے بجائے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے مضامین کے مطالعہ اور استنباط مسائل میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دعا کرنے والوں سے زیادہ عطا فرماتا ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے: جس شخص کو میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے کو قرآن نے مشغول رکھا تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ عطا فرماتا ہوں۔[34]

اللہ سبحانہ جب مسلمان سے مصیبت کو دور کر دے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر ادا کرے اور خلوت اور جلوت اور تنگی اور آسانی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا ہے، کیونکہ شکر کرتے رہنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا اور ناشکری کرنے سے زوال نعمت کا خطرہ ہے۔

امام فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفی 606ھ لکھتے ہیں:

محققین نے بیان کیا ہے کہ جو شخص حصولِ نعمت کے وقت نعمت میں مشغول رہتا ہے نہ کہ منعم کی طرف، وہ نزول مصیبت کے وقت مصیبت میں مبتلا رہتا ہے نہ کہ مصیبت نازل کرنے والے کی طرف، اور ایسا شخص مستقل طور پر خوف میں مبتلا رہتا ہے کیونکہ حصول نعمت کے وقت بھی اس کو نعمت کے زوال کا دھڑکا لگا رہتا ہے، اور جو شخص حصول نعمت کے وقت طلبگار رہتا ہے تو وہ مصیبت نازل ہونے کے وقت بھی مصیبت سے گھبراتا نہیں بلکہ مصیبت نازل کرنے والے کی طرف متوجہ رہتا ہے اور اس کو یاد کرتا ہے اور اس کی رضا کا طالب رہتا ہے، سو نعمت کا حصول ہو یا مصیبت کا نزول، اس کا مطلوب واحد ہوتا ہے اور بہت اعلیٰ اور ارفع مرتبہ ہے۔[35]

خلاصہ بحث

سیرتِ نبوی ﷺ زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے، اور خودکشی جیسے سنگین مسئلے کا حل بھی اس میں موجود ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ خودکشی کے پیچھے نفسیاتی، سماجی، اور معاشی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، جنہیں اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کی سیرت کی روشنی میں مؤثر طریقے سے حل کیا جا سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے صبر، اللہ پر بھروسہ، سماجی ہم آہنگی، اور مثبت طرزِ فکر کو فروغ دیا، جو ذہنی دباؤ اور ناامیدی سے نجات کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اس مطالعے کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات کو اپنانے سے خودکشی کے رجحان میں نمایاں کمی لائی جا سکتی ہے۔ آج کے دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اسلامی اصولوں کو فروغ دیں اور ذہنی صحت کے مسائل سے نمٹنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو عملی طور پر نافذ کریں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حوالہ جات

1 The concise oxford dictionary of current English, P, 1220, 190,000 definitions, 120,000 entries, the new addition for the 1990, Clarendon press, oxford 1999.

2 (Webster's new word, college dictionary, P, 1432, fourth addition, definition that set the standard for official dictionary of the associated press 2001.)

3 3(فیروز اللغات اردو، ص423)

4 4(فیروز اللغات فارسی، الحاج مولوی فیروزالدین، فیروز سنز لاہور۔)

5 (بانو قدسیہ، راجہ گدھ، ص12، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور22واں ایڈیشن2005ء۔)

6 (WWW.Wikipedia.com)

7 (روزنامہ ایکسپریس لاہور، 9اکتوبر2018ء)

8 Statistics Bureau of Pakistan

9 (WWW.Wikipedia.com)

10 Suicide, from Wikipedia the free encyclopedia

11 اُردو انسائیکلوپیڈیا، تیسرا ایڈیشن، فیروز سنز، لاہور، جنوری1984ء، ص457

12 ایضاً، ص757

13 Suicide, from Wikipedia the free encyclopedia

14 Linda Meeks Philip Hert, The Ohio State University, U.S.A. 1996, P.06.

15 Suicide, from Wikipedia the free encyclopedia

16 انعام الرحمٰن سحری، خودکشی (ایک مکمل مطالعہ) سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 1998ء، ص24

17 (القرآن، البقرہ:195)

18 (بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء(436-516ھ / 1044-1122ء)۔ معالم التنزیل، ج1، ص418، بیروت، لبنان: دارالمعرفہ 1407ھ/1987ء۔)

19 (القرآن، النساء:29-30)

20 رازی، فخر الدین محمد بن عمر بن، مفاتیح الغیب التفسیر الکبیر، ج10، ص57، بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، 1421ھ

21 صحیح البخاری، رقم الحدیث:1873

22 (مسلم، باب استحباب الوضع کتاب المساقاۃ والمزارعہ من الدین رقم الحدیث3869)

23 (مسلم، باب، فضل انظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء من الموسر والمعسر، رقم الحدیث3888)

24 (سورۃ البقرہ، آیت280)

25 (سورۃ الحدید:23،22)

26 (سورۃ البقرہ:157،156،155)

27 (سورۃ الزمر:10)

28 (صحیح البخاری رقم الحدیث:564،)

29 (صحیح مسلم رقم الحدیث:2573)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

30 (سورۃالاعراف:55)

31 (سنن الترمذی،رقم الحدیث:3571

32 (سنن الترمذی،رقم الحدیث:3573

33 سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:1619)

34 (سنن الترمذی رقم الحدیث:2926

35 (تفسیر کبیر،ج6،ص220،مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت،1415ھ)